نحنُ انصاراللہ

مجلس انصاراللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ
جولائی 2024ء

اقتباس

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

”حقیقت تو یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہماری جماعت میں ابھی مالدار لوگ داخل نہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جلدی سے جانے کے لئے جو وسائلِ سفر ہیں وہ اتنا خرچ چاہتے ہیں کہ بیرونی ممالک کے احمدیوں کے لئے ان ایام میں قادیان پہنچنا مشکل ہے۔ لیکن اگر کسی زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے مالدار ہماری جماعت میں شامل ہو جائیں یا سفر کے جو اخراجات ہیں ان میں بہت کچھ کمی ہو جائے اور ہر قسم کی سہولت لوگوں کو میسر آجائے تو دنیا کے ہر گوشہ سے لوگ اس موقع پر آئیں گے۔ اگر کسی وقت امریکہ میں ہماری جماعت کے مالدار لوگ ہوں اور وہ آمد و رفت کے لئے روپیہ خرچ کر سکیں تو حج کے علاوہ ان کے لئے یہ امر بھی ضروری ہو گا کہ وہ اپنی عمر میں ایک دو دفعہ قادیان بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر آئیں۔ کیونکہ یہاں علمی برکات میسر آتی ہیں اور مرکز کے فیوض سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہیں اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن آنے والا ہے جبکہ دور دراز ممالک کے لوگ یہاں آئیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک رؤیا ہے جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ ہوا میں تیر رہے ہیں اور فرماتے ہیں ”عیسیٰ تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل ان سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔“ (تذکرہ صفحہ 544۔ ایڈیشن چہارم) اس رؤیا کے ماتحت میں سمجھتا ہوں وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جس طرح قادیان کے جلسہ پر کبھی یکے سڑکوں کو گھسا دیتے تھے اور پھر موٹریں چل چل کر سڑکوں میں گڑھے ڈال دیتی تھیں اور اب ریل سواریوں کو کھینچ کھینچ کر قادیان لاتی ہے، اِسی طرح کسی زمانہ میں جلسہ کے ایام میں تھوڑے تھوڑے وقفہ پر یہ خبریں بھی ملا کریں گی کہ ابھی ابھی فلاں مُلک سے اتنے ہوائی جہاز آئے ہیں۔ یہ باتیں دنیا کی نظروں میں عجیب ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نظر میں عجیب نہیں۔ خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ اپنے دین کے لئے مکہ اور مدینہ کے بعد قادیان کو مرکز بنانا چاہتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ دسمبر 1937ء مطبوعہ الفضل 18/ دسمبر 1937ء)

ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online) بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر
editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800 : رابطہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

قال اللہ عزّ وجل

وَلَا تَمُدَّنَّ عَینَیکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہ اَزوَاجًا مِّنۡہُمۡ زَھۡرَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنیَا لِنَفتِنَہُمۡ فِیہ ؕوَرِزۡقُ رَبِّکَ خَیرٌ وَّاَبقٰی O وَامُرۡ اَھلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصطَبِرۡ عَلَیۡہَا ؕلَا نَسۡـَٔلُکَ رِزۡقًا ؕنَحنُ نَرۡزُقُکَ ؕوَالعَاقِبَۃُ لِلتَّقوٰی O

(سورۃ طٰہٰ:123،133)

ترجمہ:اور ہم نے جو کچھ ان میں سے بعض لوگوں کو دنیوی زندگی کی زیبائش کے سامان دے رکھے ہیں تو اس کی طرف اپنی دونوں آنکھوں کی نظر کو پھیلا پھیلا کر مت دیکھ' (کیونکہ یہ سامان ان کو اس لئے دیا گیا ہے) کہ ہم اس کے ذریعہ سے ان کی آزمائش کریں' اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق سب سے اچھا اور باقی رہنے والا ہے۔ اور تو اپنے اہل کو نماز کی تاکید کرتا رہ اور تو خود بھی اس (نماز) پر قائم رہ۔ ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے' بلکہ ہم تجھے رزق دے رہے ہیں اور انجام تقویٰ ہی کا بہتر ہوتا ہے۔

تفسیر: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''یہ قانون قدرت ہے کہ بچے ماں باپ کے پیچھے چلتے ہیں اس لئے عیسائیوں کی ترقی کے زمانہ میں ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کرتا رہے اور خود بھی نمازوں کا پابند رہے تا کہ اس کی اولاد بھی اسی رنگ میں رنگین ہو کیونکہ جو شخص عبادت پر قائم رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور حلال رزق دیتا ہے اور اس سے رزق مانگتا نہیں۔ بظاہر یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے کیونکہ تمام انبیاء دین کی خدمت کے لئے چندے مانگتے چلے آئے ہیں اور اسلام نے بھی زکوۃ اور صدقات پر خصوصیت سے زور دیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ زکوۃ یا صدقہ میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں انکا مال کم نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ بڑھتا ہے۔ اور اس کا فائدہ خود لوگوں کو ہی پہنچتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا اٰتَیۡتُمۡ مِنۡ زَلٰوۃٍ تُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ (الروم:40) یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ وہی اپنے مالوں کو بڑھانے والے ہوتے۔ پس چندے لینا یا صدقہ وزکوۃ وغیرہ اس آیت کے خلاف نہیں۔''

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 583،584)

قال الرسول ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِی سَعِيدٍ يَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ "مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيهِ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ"

(سنن ابن ماجه کتاب الادب)

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ دونوں گواہی دیتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی خاطر مجلس لگاتے ہیں تو فرشتے اس مجلس کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت بھی ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود وجودوں میں ایسے لوگوں کا ذکر کرتا ہے۔

کلام المہدی علیہ السلام

”نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کو اور لذات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے۔ یہ جو فرمایا ہے کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے کہ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں ان کی روح مردہ ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا اور الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنی وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کر دیتی ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 389)

کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’ایک مومن کی ایک یہ شان ہے کہ نہ صرف خود نمازوں کا اہتمام کرے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرتا رہے۔ جماعتی نظام بھی ایک خاندان کی طرح ہے۔ اس میں ہر ایک کو اپنے ساتھ اپنے بھائی کی بھی فکر کرنی چاہئے۔ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے، اپنے عزیزوں کے لئے بھی پسند کرنی چاہئے۔ یہ ثواب کمانے اور نیکی پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ لیکن پیار سے توجہ دلانی چاہئے۔ جس کو توجہ دلائی جارہی ہو اس کو بھی بُرا نہیں منانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (سورۃ طٰہٰ:133)

اور تُو اپنے اہل کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور خود بھی نماز پر قائم رہ۔ پس جہاں ماں باپ، بہن بھائیوں کو ایک دوسرے کو نماز کی تلقین کرنی چاہئے وہاں پر ہر احمدی کو دوسرے احمدی کو بھی پیار سے اور نظام جماعت جو اس کام پر مامور ہے ان کو بھی دوسروں کو نمازوں کی طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ یہی چیز ہے جو مومنین کی جماعت کو مضبوطی عطا کرتی ہے۔ یہی چیز ہے جس سے بندے اور خدا کے درمیان ایک تعلق قائم ہوتا ہے جو بندے کو خدا کے قریب کرتا ہے اور یہ تعلق اس لئے نہیں کہ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے ہیں بلکہ اصل مقصد روحانیت میں ترقی کرنا اور خدا کا قُرب پانا ہے۔

پس جب اس مقصد کے حصول کے لئے ایک دوسرے کو توجہ دلا رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو سمیٹنے والے بن رہے ہوں گے اور جماعتی مضبوطی بھی پیدا ہو رہی ہو گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شرط وہی لگائی کہ خود بھی نمازوں کی طرف توجہ کرو۔ اپنے عمل کی شرط ضروری ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 13/ جولائی 2007ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 27/ جولائی 2007ء)

جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کا ایک نشان حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

’’سالانہ جلسہ خدا تعالیٰ کا نشان ہے اور خدا کی طرف سے ہمارے سلسلہ کی ترقی کے سامانوں میں سے ایک سامان ہے، جس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ جو غیر احمدی دوست جلسہ پر آتے ہیں ان میں سے اکثر بیعت کر کے ہی واپس جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سے کچھ ایسی برکات وابستہ ہیں کہ جو لوگ اسے دیکھتے ہیں وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ نومبر 1929ء مطبوعہ خطباتِ محمود جلد 12 صفحہ 195)

فارسی منظوم کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

در انصارِ نبیؐ بنگر کہ چوں شد کار تا دانی
کہ از تائید دیں سرچشمۂ دولت شود پیدا

آنحضرت ﷺ کے انصار کی طرف دیکھ کہ کس طرح انہوں نے کام کیا تا کہ تجھے پتہ لگے کہ دین کی مدد کرنے سے دولت کا منبع پیدا ہو جاتا ہے

بجو از جان و دل تا خدمتے از دستِ تو آید
بقائے جاوداں یابی گر ایں شربت شود پیدا

دل و جان سے کوشش کر تا کہ تیرے ہاتھوں سے کوئی خدمت اسلام ہو جائے اگر یہ شربت پیدا ہو جائے تو تُو بقائے دوام حاصل کر لے گا

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان ست ایں بہر حالت شود پیدا

اے بھائی مفت میں تجھے نصرت کا یہ بدلہ دے رہے ہیں ورنہ یہ تو آسمانی فیصلہ ہے جو ضرور ہو کر رہے گا۔

می بینم کہ دادار قدیر و پاک می خواہد
کہ باز آں قوت اسلام و آں شوکت شود پیدا

میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ قادر و قدوس خدا کا منشا یہ ہے کہ اسلام کی وہ قوت اور وہ شوکت پھر پیدا ہو جائے

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

اے خداوند کریم سینکڑوں مہربانیاں اس شخص پر جو دین کا مددگار ہے اگر کبھی آفت آئے تو اس کی مصیبت کو ٹال دے

چناں خوش دار او را اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کاروبار و حال او جنت شود پیدا

اے خداوند قادر مطلق اسے ایسا خوش رکھ کہ اس کی حالت اور سب کاروبار میں ایک جنت پیدا ہو جائے

(درثمین فارسی حصہ اول صفحہ 262، 362)

نظام وصیت

(غلام مصباح بلوچ۔ نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ کینیڈا)

موجودہ زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے الہام الٰہی کی بنیاد پر ایک عظیم الشان نظام کی بنیاد رکھی اور اُسے نظام وصیت کا نام دیا۔ آپؑ نے رسالہ الوصیت میں اس عظیم الشان نظام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے ہیں اور اس الٰہی نظام کو قرب الٰہی اور رحمت الٰہی پانے کا ذریعہ بتایا ہے اور اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لیے بڑے تکرار کے ساتھ دعائیں کی ہیں۔ گویا کہ یہ نظام مندرجہ بالا قرآنی آیات کا حامل نظام ہے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدّم کر لے.... اسی غرض سے یہ اشتہار (الوصیت) مَیں نے خدا تعالیٰ کے اذن سے دیا ہے..... مَیں نے اللہ تعالیٰ ہی کے اشارہ سے یہ اشتہار دیا کہ آئندہ کے لیے اشاعتِ دین کا سامان ہو اور تا لوگوں کو معلوم ہو کہ آمنّا و صدّقنا کہنے والوں کی عملی حالت کیا ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 594)

ذیل میں نظام وصیت کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات درج کیے جاتے ہیں جن سے اس بابرکت نظام کی فضیلت واہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپؑ نے اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لیے بہت دعائیں کی ہیں، آپؑ فرماتے ہیں:

”.... میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا ربّ العالمین۔

پھر مَیں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

پھر مَیں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف اُن لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تُو راضی ہے اور جن کو تُو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا ربّ العالمین“

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 316 تا 318)

پھر فرمایا:

”اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اِس قبرستان میں اُتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اُس سے حصہ نہیں۔“

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 318)

اَمن کی حالت میں وصیت:

”بلاؤں کے دن قریب ہیں، اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو اَمن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہو گا اُس کو دائمی ثواب ہو گا اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہو گا۔“

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 320)

تااُن کے کارنامے قوم پر ظاہر ہوں: ’’واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ اُن کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تااُن کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور اُن کا خاتمہ بالخیر کرے۔آمین‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ321)

نادان اس انتظام کو بدعت نہ سمجھے:

’’ کوئی نادان اِس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 حاشیہ صفحہ321)

پابند احکام اسلام ہو:

’’یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہو گا کہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جائے بلکہ ضروری ہو گا کہ ایسا وصیّت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اُس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ324)

ایمانداری پر مُہر:

’’ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کُل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہیں۔‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ327)

خدا کی اُن پر رحمتیں ہوں گی:

’’اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کیے جائیں گے اور ابد تک خدا کی اُن پر رحمتیں ہوں گی۔‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ328)

قبرستان میں دفن ہونے والوں کے لیے تین شرائط:

’’(1).... پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے.... ایک انجمن چاہیے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔اعلائے کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

(2) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اِس قبرستان میں وہی مدفون ہو گا جو یہ وصیّت کرے جو اُس کی موت کے بعد دسواں حصہ اُس کے تمام ترکہ کا حسب ہدائت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہو گا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہو گا کہ اپنی وصیّت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہو گا....

(3) تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ319،320)

کاش میں تمام جائداد خدا کی راہ میں دے دیتا:

’’جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سُود ہو گا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔ والسلام علیٰ من اتّبع الھدیٰ۔

الراقم خاکسار

میرزا غلام احمدؑ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ328)

نہ صرف یہ کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اس الٰہی نظام کو خود مشتہر کیا بلکہ اپنی جماعت کو بھی اس نظام کی تشہیر اور اشاعت کی تلقین فرمائی چنانچہ حضور علیہ السلام ’’الوصیت‘‘ کے متعلق اسی رسالے میں فرماتے ہیں:

’’مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اُس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔‘‘

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ321)

کوچہء دلدار کی باتیں

محمد داود اسمعیل، ناظم اعلیٰ علاقہ، ویسٹرن کینیڈا

خاکسار نے مجلس انصار اللہ کینیڈا کی نیشنل عاملہ کے ساتھ مورخہ 15 تا 20 مئی 2024ء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی غرض سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا، گوکہ اس سفر کا اصل مقصد ومنتہا تو اپنے پیارے آقا کا دیدار اور اُن سے ملاقات کا شرف حاصل کرنا تھا، مگر اس سفر میں کچھ دیگر پروگرام بھی شامل تھے، خاکسار قارئین کی خدمت میں اس سفر کا کچھ احوال پیش کرتا ہے۔

اس سفر اور ملاقات کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ محترم صدر صاحب نے جب دفتری ملاقات کے سلسلے میں حضور انور سے ملاقات کی تو دیگر امور کے علاوہ صدر صاحب نے اس خواہش کا اظہار بھی فرمایا کہ اگر حضور مناسب سمجھیں تو مجلس انصار اللہ کینیڈا کی نیشنل مجلس عاملہ آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے آنا چاہتی ہے، جس پر حضور انور نے از راہ شفقت فرمایا، کہ پروگرام کی مجوزہ تاریخیں بھجیں ،اس کے بعد فیصلہ کروں گا، لہٰذا کینیڈا واپس آنے کے بعد صدر صاحب نے اس بات کا تذکرہ مجلس عاملہ کی میٹنگ میں کیا اور مشاورت سے تین مختلف تاریخیں حضور انور کی خدمت میں پیش کی گئی جس کے بعد پیارے آقا نے 19 مئی 2024ء کی تاریخ کو ملاقات کی اجازت دی۔ ملاقات کی اجازت اور تاریخ کا پتہ چلنے پر ایک گرمجوشی کا ماحول پیدا ہوگیا اور ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ جلد از جلد ٹکٹیں بک کروا کر کوچہ دلدار تک جا پہنچے، مگر وہ کہتے ہیں نا" ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں" تو سب سے پہلے تو دفتر میں مطلوبہ تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست اور پھر ٹکٹوں کی بکنگ، آج کل تو فضائی سفر ویسے بھی جوئے شیر لانے کے مترادف ہوگیا ہے، ہوشربا قیمتیں ایک لمحے کو تو واقعی حواس باختہ کر دیتی ہیں مگر صبر اور حوصلہ کا دامن پکڑے رہیں تو کوئی نہ کوئی اچھی ڈیل مل ہی جاتی ہے۔ چونکہ خاکسار کی رہائش ایڈمنٹن البرٹا میں ہے اس لئے فاصلہ ہونے کی وجہ سے ٹکٹیں ویسے بھی مہنگی ہوتی ہیں، مگر " عشق کا مول نہیں"، خیر قصہ مختصر ٹکٹ بک کرا کر سفر کی تاریخ اصبر آزما انتظار شروع۔

بالآخر، 15 مئی بروز بدھ کی تاریخ آ گئی، خاکسار کی فلائٹ کیلگری سے لندن تک کی تھی، جس کے لئے پہلے تو ایڈمنٹن سے کیلگری تک کا تقریباً ڈھائی گھنٹے کا سفر بذریعہ کار کیا اور گاڑی کو ائرپورٹ پر ہی پارک کر کے کیلگری ائرپورٹ پر سامان کو چیک ان کروا کر سیکیورٹی سے گزر کر مطلوبہ گیٹ تک پہنچے، یہاں ہماری ملاقات، مکرم عاصم حنیف صاحب ناظم اعلیٰ کیلگری اور مکرم خرم باجوہ صاحب ناظم اعلیٰ پریری ریجن سے ہوئی ،عاصم صاحب تو ہمارے جہاز میں سفر کر رہے تھے جبکہ خرم صاحب ایئر کینیڈا سے سفر کر رہے تھے۔ یہاں یہ بات واضح کردوں کی ملاقات کی غرض سے نیشنل مجلس عاملہ کے اراکین کے علاوہ ریجنل ناظمین اعلیٰ بھی سفر کر رہے تھے، ویسٹرن کینیڈا سے ذکر کئے گئے دو احباب کے علاوہ، مکرم رشید احمد صاحب، ناظم اعلیٰ برٹش کولمبیا کا سفر براہ راست مانٹریال تھا، جبکہ ٹورنٹو اور گردونواح کے اراکین نیشنل عاملہ نے ٹکڑیوں کی شکل میں اُسی دن مختلف جہازوں کے ذریعے اپنے سفر کا آغاز کر لیا تھا۔ گو "منزل بھی ایک اور مقصد بھی ایک"۔

تقریباً دس بجے رات کے قریب ویسٹ جیٹ کے جہاز نے اپنی منزل کی طرف اڑان بھری، سیٹ گو بالکل بھی آرام دہ نہیں تھی، لیکن دن بھر کی تھکان اور منزل کی خوشی بے آرامی پر غالب آ گئی۔ ساڑھے آٹھ گھنٹے کی اڑان کے بعد بالآخر ہمارا جہاز بروز جمعرات تقریبا گیارہ بجے لندن کے ھیتھرو ائرپورٹ پر لینڈ کر گیا، امیگریشن وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد ٹرمینل 5 سے باہر آ کر اپنے میزبان جو مجلس انصار اللہ یو کے کے ایک ممبر تھے، کے ہمراہ ائرپورٹ سے

بیت الفتوح پہنچے جہاں پر تمام دوستوں کی رہائش کا بندوبست کیا گیا تھا۔ جیسے ہی بیت الفتوح کے گیٹ سے گاڑی اندر داخل ہوئی تو وہاں تو میلے کا سماں لگ رہا تھا، تمام شناسا چہرے تھے، اور مختلف عاملہ اراکین اپنے اپنے سامان کے ساتھ موجود تھے اور رجسٹریشن کے عمل کے انتظار میں تھے۔ ہمارا استقبال مکرم اشفاق احمد خان صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ یوکے اور اُن کی ٹیم نے بڑی گرمجوشی سے کیا ، رجسٹریشن اور کمروں کی الاٹمنٹ کے بعد ہم سب اپنے اپنے کمروں کی طرف سامان رکھنے کے لئے روانہ ہوئے، یہاں خاکسار اس بات کا تذکرہ کرنا مناسب سمجھتا ہے کہ اس سے پہلے 2015ء میں مجلس انصار اللہ کینیڈا کا ایک وفد جس میں خاکسار بھی شامل تھا۔ پیارے آقا سے ملاقات کے لئے آیا تھا اور اُس وقت اُن کی رہائش کا انتظام طاہر ہال میں گدّے بچھا کر کیا گیا تھا، اور ذہن میں اسی قسم کے انتظام کا خیال تھا، مگر بیت الفتوح کی نئی عمارت اور نیا دار الضیافت بلاک بننے کے بعد تو صورتحال بالکل مختلف ہو چکی ہے، یا ہی شاندار، صاف ستھری اور معیاری بلڈنگ بنی ہے، اگر موازنہ کیا جائے تو کسی طرح بھی ایک ہوٹل سے کم نہیں ہے، دو بیڈ یا تین بیڈ کے ساتھ ملحق باتھ روم والے کمرے، یا پھر پانچ سے سات بیڈ والے ہاسٹل نما کمرے جن کے ساتھ ہی جدید سہولیات سے مزین واش رومز، یعنی ہر کمرے کے سائز کے مطابق سہولیات میسر تھیں۔ ایسا انتظام دیکھ کر ہم تو اپنے آپ کو وی آئی پی تصور کرنے لگے۔ مگر فوراً ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ہونے والا الہام "وَسِّعْ مَکَانَکَ" ذہن میں آ گیا اور دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے محبوب غلام کی سچائی دلوں پر آشکار کرتا چلا جاتا ہے۔ دل و ذہن انہیں جذبات میں غرق تھے کہ پیغام ملا کہ کھانے کے لئے مسرور ہال میں آ جائیں، وہیں سب دوستوں کے لئے انتظام ہے، تب اندازہ ہوا کہ دوپہر کے ساڑھے تین بج رہے ہیں اور ویسٹ جیٹ والوں کے دیے ہوئے مختصر ناشتے کے علاوہ کچھ بھی نہیں کھایا اور بھوک لگتی بھی کیسے کہ دیارِ یار پہنچنے کی خوشی تمام انسانی ضرورتوں پر غالب تھی۔ خیر مسرور ہال پہنچے تو سلیقے سے لگی ہوئی میز کرسیوں نے ہمارا استقبال کیا، ہمارے میزبانوں کی ٹیم نے پیالوں اور رکابیوں میں ہر ٹیبل پر ہمیں کھانا پیش کیا، ان میزبانوں کی خندہ پیشانی سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ اُن کو اپنے کام میں مزا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کارکنوں کو بہترین رنگ میں جزا دے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد نماز عصر ادا کی اب چونکہ نماز مغرب تک کچھ وقت تھا تو کچھ دوستوں نے آرام کی غرض سے کمروں کا رخ کیا اور کچھ اپنے دوستوں اور عزیزوں سے ملنے کے لئے چلے گئے۔ ہم نے بھی کچھ دوستوں کے ساتھ مارڈن کے قریبی بازار کا رخ کیا، ضرورت تو کچھ خاص نہ تھی مگر وقت گزارنا اور کھانے کو ہضم کرنا بھی ضروری تھا۔ بازار سے مغرب کے وقت واپسی ہوئی۔ نماز مغرب وعشاء ادا کر کے ایک بار پھر کھانے کے ہال کا رخ کیا، گو کہ ابھی تک پہلے کھانا ہی ہضم نہیں ہوا تھا، مگر مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہونے کی حیثیت سے اور لنگر کی برکت سے مستفیض ہونے کے لئے تھوڑا بہت کھانا مزید کھا لیا، اب یہاں سے دوستوں نے اگلے دن یعنی جمعہ کی تیاری کے لئے اپنے اپنے کمروں کا رخ کیا ، اور پھر ایک دلچسپ صورتحال نظر آئی، احباب اگلے دن کی تیاری کے سلسلے میں اپنے اپنے غیر استری شدہ کپڑے لے کر کامن روم میں آ گئے۔ ان میں وہ احباب بھی شامل تھے جو شائد پہلی دفعہ اپنے کپڑے استری کر رہے تھے اور اُن کے انداز سے واضح پتہ لگ رہا تھا، کہ باقی دنوں میں یہ فریضہ اُن کے اہل خانہ ہی انجام دیتے ہیں جبکہ کچھ تو اس میدان میں منجھے ہوئے کھلاڑی لگ رہے تھے اور ٹریننگ بتا رہی تھی کہ باقی دنوں میں یہ فریضہ وہی انجام دیتے ہیں۔ یہ بات تو ازراہ مذاق بیان کر دی ہے مگر ان تیاریوں کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ خاکسار کے کمرے میں اُن کے ساتھی مکرم ناصر احمد صاحب، نائب صدر مجلس انصار اللہ تھے۔ کچھ دیر مختلف امور پر بات کرنے کے بعد ، نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا۔

اگلے دن جمعۃ المبارک یعنی ۱۷ مئی کو نماز فجر کی ادائیگی کے لئے بیدار ہوئے اور بیت الفتوح چلے گئے ، نماز فجر اور درس کے بعد کچھ دوست صبح کی سیر کے لئے چلے گئے اور کچھ واپس اپنے کمروں میں مزید آرام کے لئے چلے گئے۔ منتظمین کی طرف سے ہدایت تھی کہ چونکہ ہم نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اسلام آباد جانا ہے اس لئے تمام احباب دس اور ساڑھے دس بجے کے درمیان تیار ہو کر باہر آ جائیں تا کہ بر وقت روانگی ہو سکے۔ صبح کے ناشتے کا وقت آٹھ بجے بتایا گیا۔ ٹائم زون کی تبدیلی اور تھکان دور ہو جانے کی وجہ سے اب نیند تو آنی نہیں تھی اس لئے ہم نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ ذرا لندن کی صبح کے مزے لئے جائیں۔ لہذا ایک دفعہ پھر ابن بطوطہ بن کر بیت الفتوح کے گردونواح میں چہل قدمی کرنی شروع کر دی، مارڈن اسٹیشن کے آس

پاس کی دکانیں ابھی بند ہی تھی، ایک دو کافی شاپ دیکھی مگر لندن کی کافی، کینیڈا کی کافی سے مختلف ہوتی ہے اور تیز بھی اس لئے ایک جوس کی بوتل لے کر اُسی پر اکتفا کر لیا۔ مارڈن کے علاقے کے پاس آپ کو مختلف النسل لوگ نظر آئیں گے، اور اسٹیشن کے پاس ورکنگ ڈے ہونے کی وجہ سے کافی ہل چل تھی۔ چہل قدمی کر کے واپس آئے تو ناشتے کا وقت تقریباً ہو ہی چلا تھا، گرما گرم اور لذیذ ناشتے کے بعد اسلام آباد جانے کی تیاری شروع کر دی، وقت مقررہ پر تیار ہو کر نیچے پہنچے تو کچھ دوست پہلے سے موجود تھے اور کچھ ابھی آنا باقی تھے۔ کیمرہ ہاتھ میں ہو اور بٹن نہ دبے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا، اس لئے مختلف دوستوں اور گروپوں کی تصاویر بنانی شروع کر دیں۔ اس دوران باقی دوست بھی آ گئے آخری ایک دو گروپ فوٹوز بنانے کے بعد یہ تمام قافلہ چھ سے سات مختلف منی ویز میں عازم منزل ہوا۔ مجلس انصار اللہ یوکے کی طرف سے آج کے دن ہماری آمد و رفت کی ذمہ داری طاہر ریجن کو دی گئی تھی۔ بیت الفتوح سے اسلام آباد کا فاصلہ ٹریفک اور تعمیراتی کام کی وجہ سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے پر مشتمل ہے۔ گو کل شام کو بارش ہوئی تھی مگر آج کا موسم نہایت صاف اور کھلا ہوا تھا۔ سفر جیسے جیسے اپنی منزل کے قریب پہنچ رہا تھا، دل کی عجیب کیفیت ہو رہی تھی۔ چھ سال بعد اپنے پیارے محبوب کا دیدار ہونے جا رہا تھا، گو کہ ایم ٹی اے کے ذریعے مسلسل اور 2023ء میں ورچوئل ملاقات کے ذریعے ملاقات ہوئی تھی مگر جو بات بنفس نفیس دیدار کا ہے اُس کا مزا ہی کچھ اور ہے، پچھلی ملاقات کا احوال سوچتے سوچتے ہم اسلام آباد کے گیٹ تک پہنچ گئے۔ پچھلی دفعہ جب 2018ء کے جلسے پر یہاں آئے تھے تو تعمیراتی کام چل رہا تھا۔ مگر اب تو یہاں کا نقشہ ہی کچھ اور تھا، یوں کہیے کہ ایک شہر آباد ہے اور شہر بھی وہ جس کی حفاظت پر فرشتے مامور ہیں اور کیوں نہ ہو کہ آج روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کا چنیدہ بندہ اس جگہ پر رہتا ہے اور ہر

وقت اس جگہ پر اللہ کے فضلوں کی بارش ہوتی ہے۔ گاڑیوں سے اتر کر سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے مزار پر دعا کی اور پھر سیکیورٹی گیٹ کی طرف روانہ ہوئے، سیکیورٹی گیٹ پر بادل ناخواستہ (مگر سیکیورٹی کی وجہ کو سمجھتے ہوئے) اپنا کیمرہ رکھوا کر آگے بڑھے تو خوبصورت اور ترتیب سے بنی ہوئی عمارتوں نے ہمارا استقبال کیا بائیں طرف پرائیوٹ سیکرٹری صاحب اور دیگر دفاتر اور پھر اُس سے آگے ایم ٹی اے کا اسٹوڈیو، دائیں طرف فینس کے پار کارکنان کے رہائشی مکانات جو ایک ترتیب سے بنے ہوئے تھے۔ عثمان بلاک کو کراس کریں تو سبزہ زار کے بائیں طرف پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ اپنی سادگی مگر خوبصورتی کی وجہ سے دل پر اثر انداز ہے جبکہ سامنے مسرور ہال کی عمارت ہے، ان دونوں عمارتوں کے بیچ مسجد مبارک کی خوبصورت عمارت ہے۔ یہی وہ مبارک جگہ ہے جہاں سے ہر ہفتے رشد و ہدایت کے الفاظ دنیا بھر کے لاکھوں لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب بنتے ہیں اور ہزاروں، لاکھوں روحوں میں تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔ سبزہ زار کے درمیان چلنے والوں کے لئے پختہ راستہ بنا ہوا ہے جس پر ہم چلتے ہوئے مسجد مبارک کے سامنے اور مسرور ہال کے پچھلے دروازے کی طرف بنے ہوئے شیڈ تک پہنچ گئے اور لائینوں میں مسجد کا دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگے۔ دروازہ کھلنے پر ہم سب مسجد کے اندر

داخل ہوئے اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے، ہم سب کی خواہش تھی کہ جتنا ممکن ہو سکے ایسی جگہ بیٹھیں جہاں سے نہ صرف پیارے آقا کا قُرب حاصل ہو بلکہ دیدار کا لطف بھی حاصل ہو، پہلی اذان ہونے پر سنتوں کی ادائیگی کے بعد ذکر الٰہی کے ساتھ ساتھ انتظار کے لمحات طویل سے طویل ہوتے محسوس ہوئے۔ بائیں طرف کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور حفاظت خاص پر معمور خدام وقتاً فوقتاً مختلف امور کا جائزہ لے رہے تھے۔ تقریباً مسجد میں تمام افراد کی نظریں دروازے کی طرف تھی اور بے چینی سے اپنے محبوب ی آمد کے انتظار میں تھیں۔ بالآخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئی اور پیارے آقا تشریف لائے، وہ بادشاہ جو لاکھوں دلوں کی دھڑکن اور جس پر ہمارے ماں باپ قربان۔ اپنی حالیہ سرجری کے باعث ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے منبر کی طرف پہنچے، عین اس موقع پر مرحوم عبید اللہ علیم کا یہ شعر ذہن میں آ گیا۔

اے شہسوار حسن یہ دل ہے یہ میرا دل

یہ تیری سرزمیں ہے قدم ناز سے اٹھا

دوسری اذان کے بعد پیارے آقا نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ سالوں کی پیاس بجھانے کے لئے کوزہ سامنے تھا اور پیاس تھی کہ بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی، خواہش تھی کہ بس وقت تھم جائے اور اور صدیاں یونہی بنا کچھ کہے اور کچھ سنے گذر جائیں، اس موقع پر دل کی یہ حالت تھی کہ جذبہ

عقیدت نظروں کے اُوپر اٹھنے سے مانع تھا اور شدت عشق میں آنکھیں نیچے جھکنے سے قاصر تھیں۔ یا اللہ اپنی تمام رحمتوں اور برکتوں کو اس ایک شخص پر اُتار دے جو ہماری دلوں کی ڈھڑکن ہے اور جس ایک کی سانسوں سے ہماری سانسیں چلتی ہیں (آمین)۔ خطبہ جمعہ کے بعد پیارے امام کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ اور نماز کے بعد حضور انور واپس تشریف لے گئے اور ہماری یہ حالت کہ

وہ سامنے ہیں مگر تشنگی نہیں جاتی
یہ کیا ستم ہے کہ دریا سراب جیسا ہے

خیر دل کو تسلی دیتے ہوئے باہر نکلے کہ ابھی تو آغاز ہے رخ انور کے نظاروں کے اور بھی مواقع ملیں گے۔ اور انشااللہ اپنی پیاس بجھاتے رہیں گے۔

نماز جمعہ کے بعد ہماری اگلی منزل جامعہ احمدیہ، یو کے تھی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی وہیں پر تھا۔ لہٰذا ہم سب واپس پارکنگ لاٹ کی طرف چل دیے جہاں گاڑیاں ہمارا انتظار کر رہی تھیں۔ اسلام آباد سے جامعہ احمدیہ کا فاصلہ تقریباً بیس سے تیس منٹ کا ہے، جامعہ احمدیہ پہنچنے پر ہمارا استقبال مکرم و محترم وسیم فضل صاحب مربی سلسلہ نے کیا، آپ نے سب دوستوں کو خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ پہلے آپ جامعہ احمدیہ کی بلڈنگ اور گرد و نواح کا باہر سے جائزہ لے لیں اور پھر کھانے کے بعد آپ کو جامعہ احمدیہ کا اندر سے دورہ کرائیں گے۔ لہٰذا ہمارا گروپ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور ہمیں جامعہ کے دو سینئر طالب علموں کے حوالے کر دیا گیا اور انہوں نے احسن طریقے سے نہ صرف ہمیں جامعہ کے مختلف اطراف کا دورہ کروایا بلکہ ہمارے مختلف سوالوں کے جواب بھی دیے، جامعہ کے روزمرہ کے معمولات کے بارے میں بھی بتایا۔ بیرونی جائزے کے بعد ہم جامعہ احمدیہ کے اندر داخل ہوئے اور ڈائننگ ہال کی طرف چل دیے جہاں ہمارے لئے کھانے کا انتظام تھا۔ ڈائنگ ہال میں داخل ہوئے تو ایک بھرپور اور شاندار کھانا ہمارا منتظر تھا، یقین مانیں اگر ہمارے زمانے میں من وسلویٰ اترتا تو شائد یہی ہوتا، گرما گرم پلاؤ، گوشت کا سالن، چکن اور پھر تازہ فرائی مچھلی۔ میٹھے میں زردہ اور آئس کریم، گرما گرم چائے نے تو کمال کر دیا، سب دوستوں نے سیر ہو کر کھایا جس کے بعد وسیم فضل صاحب نے جامعہ کا اندرونی دورہ کروایا، مختلف کلاس رومز، لائبریری، لیکچر ہال اور اسمبلی ہال کا تعارف کروایا۔ سنیئر سیکشن اور جونیئر سیکشن کے بارے میں بتایا، خاص طور پر وہ حصہ دکھایا جہاں سے طالب علم اپنے گھر والوں کو فون کرتے ہیں کیونکہ اُن کو عام دنوں میں اپنے ساتھ موبائل فون رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس دوران دوست مختلف سوالات بھی کرتے رہے اور مختلف تصاویر بھی بناتے رہے، ہاں یہ ضرور تھا کہ دو چار دوست اتنے پُر تکلف کھانے کے بعد لابی میں پڑے صوفوں پر نیم دراز تھے کہ " اور بھی غم ہیں زمانے میں چلنے کے سوا"

جامعہ کے اندرونی دورے سے فارغ ہوئے تو ہماری واپسی کی تیاری شروع ہوگئی، صدر محترم عبدالحمید وڑائچ صاحب نے اپنے میزبانوں کا شکریہ ادا کیا اور خاص طور پر اُن کی مہمان نوازی کا، اللہ تعالیٰ وسیم فضل صاحب اور اُن کی ٹیم پر اپنا بے پناہ فضل نازل فرمائے اور اُن کی قربانیوں کو قبول فرمائے آمین۔

جامعہ سے رخصت ہو کر ہمارا قافلہ واپس اسلام آباد کی طرف روانہ ہوا جہاں پروگرام کے مطابق نماز عصر ادا کرنی تھی۔ عصر کی نماز سے کچھ پہلے اسلام آباد پہنچ گئے جہاں ایک دفعہ پھر دوستوں نے مسجد مبارک کے گردونواح میں تصاویر بنوائیں اور اس یادگار موقع کو کیمرے کی آنکھ سے محفوظ کیا کہ نہ جانے پھر کب یہ موقع ملے۔ عصر کی نماز سے پہلے وضو وغیرہ کر کے مسجد مبارک کے اندر آ کر بیٹھ گئے اور پھر وہی انتظار کے لمحات کہ کب ہجر کے لمحات وصل میں بدل جائیں اور ایک بار پھر دیدار کا شرف حاصل ہو، بالآخر پیارے آقا تشریف لائے اور مسجد کے ہال میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو پیار بھرا سلام کہا، آپ کی اقتدا میں نماز عصر ادا کی۔ جاتے ہوئے آپ نے حسب طریق ایک دفعہ پھر سب کو السلام علیکم کہا

تیری آمد اور پھر تیرے جاتے سمے
تیرے بھیجے ہوئے سلام اچھے لگے
در مولا جھکی جو جبیں تیری اقتدا میں
ہمیں اپنے سجدے وہ قیام اچھے لگے

نماز عصر کی ادائیگی کے بعد ہمارا بیت الفتوح کی طرف واپسی کا سفر شروع ہوا، گاڑیاں تیار کھڑی تھیں اور ہم سب اس میں بیٹھ کر واپس بیت الفتوح کی طرف روانہ ہوئے، دن بھی کی مصروفیت اور پُر تکلف دوپہر کا کھانا اپنا رنگ دکھا رہا تھا، واپسی کے سفر میں اکثر احباب کی طرح ہم بھی نیند کی آغوش میں چلے گئے اور تب جاگے جب گاڑیاں بیت الفتوح کے

احاطے میں داخل ہوئیں۔ نماز مغرب وعشا کے بعد دن کا اختتام ہوا اور دوست اگلے دن کی تیاریوں میں مشغول ہو گئے اور آرام کی غرض سے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ آج ہمارے کمرے میں ایک نئے دوست کا اضافہ ہوا تھا، مکرم ومحترم عطاالرّب صاحب نائب صدر بھی اب ہمارے ساتھ تھے، آپ انگلینڈ تو پہلے پہنچ گئے تھے مگر آج صبح ہی بیت الفتوح پہنچے تھے، رات جب سونے لگے تو عجب مسئلہ ہوگیا، عطا صاحب کہنے لگے کہ کھڑکی کھول کر سویا جائے کہ بند کمرے میں گھٹن ہوتی ہے اور ناصر صاحب کی طرف سے اصرار کہ کھڑکی کھولی تو میں کھڑکی کے قریب ہونے کی وجہ سے سو نہیں پاوں گا، ایک کشمکش، کیا حل نکالا جائے، کچھ دیر کی تگ ودو اور بحث کے بعد ناصر صاحب کی جیت ہوئی اور کھڑکی بند کر دی گئی۔ صبح فجر کے لئے اٹھے تو ناصر صاحب کا پلنگ خالی تھا، خاکسار نے سوچا، تیاری کے لئے باتھ روم میں ہونگے، مگر وہ بھی خالی، پھر خیال آیا، جلدی آنکھ کھل گئی ہوگی تو مسجد چلے گئے ہونگے، خیر تیاری کر کے مسجد پہنچے اور نماز فجر ادا کی، مگر ناصر صاحب یہاں بھی موجود نھیں تھے۔ (اب دل میں تھوڑی سے گھبراہٹ پیدا ہوئی) ۔ نماز کے بعد صدر صاحب نے تمام دوستوں کو اکھٹا کیا تا کہ آج کے پروگرام 18 مئی اور کل یعنی بروز اتوار 19 مئی کو حضرت صاحب سے ملاقات کے سلسلے میں مختلف امور کا جائزہ لیا جائے کہ تیاری مکمل ہے کہ نہیں۔ آج کے پروگرام میں مخزن تصاویر کا دورہ اور پھر اسلام آباد جانا تھا، صدر صاحب کے ارشاد کے مطابق مکرم خواجہ امتیاز صاحب ،ناصر احمد صاحب اور خاکسار کو حکم ہوا کہ ہم رُک جائیں اور کل کی ملاقات کے سلسلے میں کچھ امور کو مکمل کریں اور بعد میں ظہر کی نماز تک اسلام آباد آ کر باقی قافلے سے مل لیں (اب تک ناصر صاحب کا کچھ پتہ نہ تھا)۔ میٹنگ کے بعد کمرے میں آئے تو عطا صاحب سے بھی پوچھا مگر اُن کو بھی کچھ پتہ نہیں تھا۔ دل میں سوچا کل کوئی ایسی بات بھی نہیں کی تھی، کھڑکی والا معاملہ بھی حل ہو گیا تھا، ہم نے خراٹے تو کل بھی لئے تھے، کوئی ناراضگی اور شکایت نہیں کی تھی تو گئے تو کہاں گئے۔ اسی کشمکش میں بستر پر لیٹ کر آنکھیں موند لیں، تقریباً سات بجے کے قریب کمرے کا دروازہ کُھلا اور ناصر صاحب اندر داخل ہوئے، پوچھا، خیریت تو فرمانے لگے، رات تین بجے پانی لینے کے لئے کامن روم میں گیا تو وہاں مرزا طاہر صاحب قائد تبلیغ موجود تھے اور کسی دوست کا انتظار کر رہے تھے تا کہ فجر کی نماز کے لئے اسلام آباد جا سکیں، پس گاڑی میں جگہ تھی لہذا میں بھی ساتھ ہو گیا تا کہ میں بھی حضرت صاحب کے پیچھے نماز فجر ادا کر سکوں، پھر پتہ نہیں موقع ملے یا نہیں۔

خلافت سے عقیدت کی جو رسم و راہ رکھتا ہے
نہیں ممکن وہ خالی ہاتھ یا نادار ہو جائے

ناصر صاحب کو آج کا پر گرام بتایا اور ساتھ ہی صدر صاحب کا ارشاد بھی بتایا کہنے لگے ٹھیک ہے گیارہ بجے مل کر کام مکمل کرتے ہیں تب تک میں کچھ آرم کر لوں، اب وہ تو آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے مگر ہماری نیند ہوا ہو چکی تھی، خاموشی سے اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا اور کامن روم میں آ گئے تا کہ پہلے سے کچھ تیاری کر لی جائے، گرما گرم کافی بنائی اور کام شروع کر دیا، تقریبا ساڑھے آٹھ بجے کے قریب کام 90 فیصد مکمل کر لیا، باقی کام کو مشورے کے ساتھ مکمل کرنا تھا۔ جس کے لئے واجہ امتیاز صاحب اور ناصر صاحب کا مشورہ درکار تھا۔ اب کیا کیا جائے، دل نے کہا، پھر ابن بطوطہ کا لبادہ اوڑھ لو، لہذا باہر نکل گئے، اس دفعہ مارڈن سٹیشن سے ٹرین پکڑ کر ٹوٹنگ براڈوے تک چلے گئے، کچھ دیر ونڈو شاپنگ کی اور واپس آ گئے۔ ٹوٹنگ براڈوے گھومنے کی جگہ ہے، اگر وقت ہو تو اس جگہ کو انجوائے کیا جا سکتا ہے، مشہور چین "چائے والا" کی دکان بھی یہاں پر موجود ہے۔ واپس پہنچے تو دوست مخزن تصاویر جانے کے لئے تیار تھے، اور کچھ دیر بعد روانہ ہو گئے، رخصت کر کے واپس کمرے میں آئے، گیارہ بجنے میں کچھ وقت تھا لہذا، نہا دھو کر فریش ہو گئے، اتنی دیر میں خواجہ امتیاز صاحب اور ناصر صاحب بھی آ گئے اور بقیہ کام کو مکمل کیا۔ بارہ بجے کے قریب اسلام آباد کے لئے روانہ ہوئے، نماز ظہر سے کچھ دیر پہلے پہنچے، مخزن تصویر والے دوست بھی ساتھ ہی پہنچے تھے، مسجد مبارک میں ایک دفعہ پھر اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز ادا کی اور اپنی آنکھوں کو دیدار یار سے ٹھنڈا کیا۔ نماز ظہر کے بعد مسرور ہال میں کھانے کے لئے چلے گئے آج ہماری میز بانی کے فرائض فضل ریجن کے انصار دوست انجام دے رہے تھے، کھانا حسب معمول بہت شاندار تھا، اور خاص کر کھانے کے بعد کی کھیر نے تو کمال کر دیا تھا، سیر ہو کر کھانا کھایا، اس دوران ہال کے دوسری طرف کرسیوں کا انتظام کر دیا گیا جہاں محترم عبد الماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل

وکیل التبشیر کے ساتھ ہماری ایک ملاقات تھی۔ وقت مقررہ پر پروگرام شروع ہوا صدر صاحب نے محترم عبد الماجد طاہر صاحب کا تعارف اور شکریہ ادا کیا اور آپ سے کچھ نصائح فرمانے کی درخواست کی، محترم عبد الماجد طاہر صاحب نے مختلف واقعات اور اپنے ذاتی مشاہدے کی روشنی میں خلافت کی اہمیت، وقار اور اُس کی اطاعت کے مختلف پہلوؤں کو بہت ہی دل پذیر انداز میں بیان کیا۔ حاضرین نے بہت ہی انہماک سے آپ کی باتیں سنیں، بعد ازاں دوستوں نے خلافت اور پیارے آقا کے روزمرہ معمولات سے متعلق سوالات کئے، جن کے آپ نے جوابات دئے۔ یہ محفل تقریباً دو گھنٹے سے زائد چلی، اور عشق کی پیاس کو بجھانے کے بجائے اور بڑھانے کا موجب بنی۔ اللہ تعالیٰ محترم عبد الماجد طاہر صاحب کو جزائے خیر عطا کرے کہ اُن کی باتیں ہمارے دلوں میں خلافت سے محبت کو جلا بخشنے کا موجب بنیں۔ پروگرام کے بعد چائے پیش کی گئی جس کے بعد ایک دفعہ پھر پیارے آقا کی اقتدا میں نماز عصر ادا کی گئی اور آنکھوں کی پیاس بجھائی گئی۔

اگر ملے نہ یار تو گہر تمام سنگ وخشت

کہ عاشقوں کے واسطے وصالِ یار ہے بہشت

آج صدر مجلس انصار اللہ یو کے، مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب اور اُن کی مجلس عاملہ کی طرف سے کینیڈا سے آئے ہوئے تمام مجلس عاملہ کے اراکین کے اعزاز میں ایک عشائیہ اور غیر رسمی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد تمام دوست ایک دفعہ پھر مسرور ہال میں چلے گئے۔ صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب کے تشریف لانے پر تمام اراکین عاملہ نے آپ سے شرف مصافحہ حاصل کیا، اکثر بلکہ تقریباً تمام ہی دوستوں نے آپ سے معانقہ کیا اور آپ بڑی محبت اور اخلاص سے دوستوں سے ملے اور کچھ گروپ فوٹوز بھی بنوائیں۔ میٹنگ کے آغاز میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کینیڈا نے محترم صدر صاحب یو کے کا شکریہ ادا کیا، محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی مجلس عاملہ کا تعارف کروایا اور مختلف شعبہ جات کے قائدین سے کہا کہ اپنے اپنے شعبے میں ہونے والے کاموں کے بارے میں بتائیں، اگر کینیڈا کی مجلس عاملہ کا کوئی رکن سوال کرتا تو اُس سے متعلقہ قائد کو ارشاد فرماتے کہ اس کا جواب دیں۔ خاکسار کو ذاتی طور پر آپ کا یہ انداز پسند آیا، اس طرح نہ صرف قائد فرسٹ ہینڈ معلومات بہم پہنچاتا ہے بلکہ اس سے صدر مجلس اور متعلقہ عہدیدار کے درمیان ایک اعتماد کا رشتہ بھی قائم ہوتا ہے۔ اس میٹنگ کے بعد تمام احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کا معیار اعلیٰ اور طریقہ کار پہلے ہی جیسا تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر عطا کرے (آمین)۔ عشائیہ کے بعد مسجد مبارک میں پیارے آقا کی اقتدا میں نماز مغرب وعشا ادا کی گئیں اور پھر واپس بیت الفتوح کی طرف واپسی کا سفر کیا گیا۔

اگلا دن یعنی 19 مئی بروز اتوار اس پروگرام کا سب سے اہم دن تھا، یعنی وہ دن جس کے لئے پورا پروگرام ترتیب دیا گیا تھا، اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا دن۔ دن کا آغاز حسب معمول نماز فجر سے ہوا، نماز کے بعد محترم صدر صاحب نے ایک بار پھر مجوزہ پروگرام کا جائزہ لیا، دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ باقی پورا وقت یاد الٰہی اور دعاوں میں گذاریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے اور اس ہونے والی ملاقات کے دوررس نتائج پیدا فرمائے۔ ملاقات کا وقت تقریباً ایک بجے کا تھا، مگر ایم ٹی اے والوں کی طرف سے سب کو بارہ بجے تک پہنچے کا کہا گیا تھا، تاکہ ضروری انتظامات کو آخری شکل دی جاسکے۔ لہٰذا نماز کے بعد سونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، ہر ایک دوست تیاری میں لگ گئے۔ ناشتہ کا وقت 9 بجے جب کہ بیت الفتوح سے روانگی کا وقت ساڑھے دس بجے مقرر ہوا تھا۔ آج ہماری میز بانی کے فرائض مسرور ریجن کے ذمہ تھے۔ ہم بھی غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر مکمل طور پر تیار ہو کر اور چونکہ اگلے دن ہی روانگی تھی کافی سارا سامان سمیٹ کر ناشتہ کرنے کے لئے ڈائننگ ہال پہنچ گئے۔ جب ناشتہ پیش ہوا تو منہ سے بے اختیار نکلا، یا اللہ خیر، آج ہمارے میز بانوں نے ہمارا آخری دن ہونے اور سب سے اہم دن ہونے کی مناسبت سے اپنے جانتے بہترین ناشتہ پیش کیا تھا، ''چنے کا سالن اور پائے۔۔۔'' اب قارئین خود انصاف کریں کہ سفید کلف زدہ شلوار قمیض اور واسکٹ اور پھر گلے میں انصار اللہ کا اسکارف پہن کر لذیذ پائے کا مزا کیسے لیا جاسکتا، ہر نوالہ جو پیالے سے منہ تک جاتا تھا اس خوف کے ساتھ کہ کہیں سالن کا داغ نہ لگ جائے، نہ پائے کا بھرپور مزا لے سکے نہ ہی چنوں کے سالن کا۔ خیر خوف کی اس حالت میں جیسے

تیسے ناشتہ ختم کیااور جاکراچھے سے ہاتھ منہ دھوئے کہ سالن کی بوہاتھوں میں نہ بس جائے۔اس امتحان سے فارغ ہوکر نیچے پہنچ گئے اور باقی دوستوں کاانتظار کرنے لگے۔

مقررہ وقت پہ دعا کرنے کے بعد ہماری گاڑیوں کا قافلہ عازم منزل یعنی اسلام آباد کی طرف روانہ ہوا، حسب ارشاد صدر صاحب، تمام دوست دعاؤں میں مشغول تھے، اسلام آباد گیٹ پرہمیں مطلع کیا گیا کہ ہم سب کا کووڈ ٹیسٹ ہوگا،(قارئین کی معلومات کہ لئے یہ عرض کردوں عام دنوں میں تو ٹیسٹ نہیں ہوتے لیکن چونکہ ہماری ملاقات تھی اور وہ بھی ایم ٹی اے اسٹوڈیو میں ہونی تھی اس لئے ہمارے ٹیسٹ ہوئے)۔ہم سب دوست گاڑیوں سے اتر کرٹیسٹ والی جگہ پر گئے جہاں ہمیں ٹیسٹ کا طریقہ کار بتایا گیا۔ الحمدللہ ہم میں سے کوئی بھی دوست کووڈ پوزیٹو نہیں تھا، سیکیورٹی کے گیٹ سے گزر کر ایم ٹی اے اسٹوڈیو کی عمارت تک پہنچے، یہاں خاکسار کی ملاقات منیر عودہ صاحب سے ہوئی، ماسک لگانے کے باوجود نہ صرف پہچان گئے بلکہ شہر سے تعلق بھی بیان کردیا حالانکہ آخری ملاقات 2016ء کے دورے کے دوران ہوئی تھی۔کیا خوب حافظہ پایا ہے ،اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھے (آمین)۔

یہاں سےہمیں ایم ٹی اے اسٹوڈیو کے ملاقات والے کمرے میں لے جایا گیا، تمام دوستوں کو مختلف قسم کی ہدایات دی گئیں، اور ترتیب سے بٹھایا گیا، اب انتظار تھا تو اپنے پیارے امام کا، کمرے میں ایک خاموشی کا ماحول تھا، ایک عجیب سی خوشی کہ بالآخر ہم اپنی محبوب ہستی سے ملاقات کرنے والے ہیں اور ایک انجانا سا خوف، کیا پتہ حضور کیا سوال کرلیں، حلانکہ ہماری تمام کمزوریوں اور کوتاہیوں سے آپ بخوبی واقف ہیں مگر کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ ناؤ بیچ منجدھار ڈوب جائے۔میں نہیں جانتا کہ دوسروں کا اس بارے میں کیا تجربہ تھا مگر اللہ کو حاضر ناظر جان کر یہ بات بیان کررہا ہوں کہ اک دم ایسا لگا کہ کمرے کا ماحول پُرسکون ہوگیا ہو اور ہم سارے ایک نئے ماحول میں داخل ہوگئے ہوں جو شائد اس دنیا سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔اس کیفیت میں ایک منٹ بھی نہ گذرا ہوگا کہ پیارے آقا تشریف لے آئے۔ہم سب نے سلام کیا، آپ نے نہائت شفقت سے جواب دیا اور پھر فرداًفرداً ہر ایک سے تعارف ہوا۔ اس ملاقات کی ساری تفصیل الحکم، الفضل اور نحن انصار اللہ کے ماہ جون کے شمارہ میں شائع ہوچکی ہے نیز ایم ٹی اے پر بھی نشر ہوچکی ہے اس لئے اس کی تفصیل یہاں بیان نہیں کی جارہی۔ہاں مختصراًاتنا کہوں گا کہ ملاقات بہت ہی خوشگوار ماحول میں ہوئی، پیارے آقا کی چہرے پر ایک محبت بھری مسکان تھی اور بعض جگہوں پر آپ کے برجستہ جملوں نے تمام محفل کو ہنسنے پر مجبور کردیا۔پچپن منٹ کس طرح گزرے کہ پتہ ہی نہ چلا، جب حضور نے یہ فرمایا کہ اچھا اب وقت ہوگیا ہے تب احساس ہوا۔ملاقات حضور کی معیت میں گروپ فوٹو بنواکر اختتام کو پہنچی اور آپ نے سب کو پیار بھرا سلام کیا اور ہماری یہ حالت تھی کہ

وہ ابرِ شبنمی تھا کہ نہلا گیا وجود

میں خواب دیکھتا ہوا الفاظ سے اٹھا

شاعر کی آنکھ کا وہ ستارہ ہوا علیم

قامت میں جو قیامتی انداز سے اٹھا

ملاقات اپنے اختتام کو پہنچی، تشنہ لبی میں کچھ کمی توضرورآئی۔ مگر یہ عشق کی پیاس ہے ایک طرف بجھتی ہے تو دوسری طرف طلب اور بڑھ جاتی ہے۔اپنے پیارے ربّ سے دعاہے کہ وہ ہمارے پیارے امام کا ہمیشہ حامی وناصر رہے، اُن کا شفیق سایہ ہمارے سروں پر تادم آخر رکھے اور روح القدس سے مویّد تاریخ ساز خدمات کی توفیق عطافرماتا چلا جائے۔آمین یارب العالمین۔

ملاقات کے بعد تمام دوست شاداں و فرحاں نماز ظہر کی تیاری میں مشغول ہوگئے اور پھر نماز ظہر اپنے امام کی اقتدا میں ادا کی، نماز ظہر کے بعد مسرور ہال میں کھانا پیش کیا گیا۔ چونکہ صدر صاحب کے حکم کے مطابق ہم نے نماز عصر بھی یہی ادا کرنی تھیں اس لئے کچھ دوست آرام کی غرض سے وہیں بیٹھے رہے اور کچھ چہل قدمی کی لئے اسلام آباد کے اردگرد چلے گئے، جب کہ خاکسار اور مکرم فخر چغتائی صاحب کو صدر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اس ملاقات کے بارے میں جو تاثرات لوگوں نے قلمبند کئے ہیں وہ باقاعدہ ٹائپ کرکے متعلقہ شعبے کو ارسال کردیں۔لہٰذا ہم دونوں اس کام میں لگ گئے، کام ختم ہوا تو تقریباً عصر کا وقت ہوا ہی چاہتا تھا۔وضو وغیرہ کرکے مسجد مبارک کے اندر چلے گئے اور پیارے امام کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔دل پر ایک اداسی طاری تھی، کہ آج کے بعد پھر کب زندگی کوچہ دلدار میں لانے کا موقع دے گی۔پھر کب اپنے پیارے آقا کا دیدار ہو گا اسی اثنا میں حضور تشریف لے آئے، اور نماز عصر پڑھائی،

جب آپ نے جاتے ہوئے حسب طریق السلام علیکم کہا تو دل ہی دل میں رقت آمیز لہجے میں وعلیکم السلام کی آواز نکلی۔

اے مرے خدا! مِرے چارہ گر اُسے کچھ نہ ہو
مجھے جاں سے ہے وہ عزیز تر اُسے کچھ نہ ہو
ترے پاؤں پڑ کے دعا کروں سر دشت میں
مِرے سر پہ ہے وہی اک شجر اُسے کچھ نہ ہو

عصر کی نماز کے بعد ہماری روانگی مسجد فضل کی طرف تھی جہاں مکرم ومحترم امام مسجد عطاالمجیب راشد صاحب کے ساتھ ایک نشست کا اہتمام کیا گیا تھا، قافلہ مسجد فضل پہنچا تو سب سے پہلے احباب کی تواضع کچھ ہلکی پھلکی ریفریشمنٹ سے کی گئی ، دوستوں نے وہاں مختلف تصویریں بنوائیں تا کہ یادگار رہیں، خاکسار اس جگہ آخری دفعہ 2018ء کے جلسہ سالانہ کی موقع پر آیا تھا، جلسہ کی رونق اور پھر خلیفہ وقت کی موجودگی میں بہت ہی پُررونق ماحول تھا۔آج جب خلیفہ وقت یہاں سے شفٹ ہو چکے ہیں تو درو دیوار خالی خالی محسوس ہو رہے تھے۔مسجد فضل کی بھی کیا قسمت ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دنیا کی واحد مسجد ہے جس میں چار خلفا احمدیت نے اپنے خلافت کے دور میں نمازیں پڑھائی ہیں ایک چھوٹی سے مسجد جہاں سے نکلنے والی آواز نے ساری دنیا کے لاکھوں دلوں تک رسائی حاصل کی ۔ سچ ہے مسجدوں کی عظمت بلند و بالا مینار اور وسیع گنبدوں سے نہیں بلکہ تقویٰ اور اخلاص اور خدا تعالیٰ کے سچے عشق میں پنہاں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خود اُن کو عظمت عطا کر دیتا ہے۔تھوڑی دیر بعد

مسجد فضل سے ملحق محمود ہال میں سارے دوست جمع ہو گئے اور پھر امام صاحب تشریف لائے ، مختصر تعارف کے بعد آپ نے اپنی زندگی کے مختلف ادوار کے بارے میں بتایا، آپ نے اس بات کا ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے چار خلفا کا دور دیکھا ہے، گو عمر میں بہت چھوٹے تھے مگر یاداشت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دور ابھی تک ہے، آپ نے مختلف خلفا کے دور کے واقعات سنائے اور خاص کر خلافت رابعہ میں ہجرت ا واقعہ اور اُس زمانے میں جماعت یو کے کے حالات کیسے تھے اور پھر دیکھتے دیکھتے کیسے ترقی کی منازل طے کیں۔اس کے بعد خلافت خامسہ کے انتخاب اور خلافت خامسہ کے دور میں ہونے والی غیر معمولی ترقیات کے بارے میں بتایا۔آپ کی تمام گفتگو کا محور خلیفہ وقت اور اُن سے جڑے واقعات تھے۔ایک تو ان واقعات کا انتخاب اور پھر آپ کا انداز بیاں، آپ کا ہر لفظ دل میں اترتا جا رہا تھا،اور عشق و وفا کے سمندر کی موجیں مزید طلاطم کا شکار ہو رہی تھی، یہ نشت تقریباً دو

گھنٹے تک جاری رہی،دل جو ابھی بھرا نہیں تھا کو مجبوراًوقت کی کمی کی وجہ سے اُٹھنا پڑا۔ نماز مغرب و عشا کی ادائیگی مسجد فضل میں کی گئی جس کے بعد ہمارا قافلہ واپس بیت الفتوح کی طرف روانہ ہو گیا۔اور اگلے دن قافلے کے اکثر اراکین اور خاکسار نے واپسی کا سفر اختیار کیا۔

آخر میں بہت ناانصافی ہو گی کہ اُن محترم دوستوں کا شکریہ ادا نہ کیا جائے جنھوں نے اس سفر کو کامیاب بنانے کے لئے انتھک محنت کی،سب سے پہلے تو صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا عبدالحمید وڑائچ صاحب کا جن کی قیادت اور رہنمائی ہمیں ملتی رہی،اس کے بعد عزیزم عاصم بھلی صاحب، قائد عمومی، جنھوں نے اس سفر کے انتظامات اور باہمی رابطے اور بروقت ہدایت ہر رکن تک پہنچانے میں غیر معمولی طریق سے کام کیا۔اور آخر میں صدر مجلس انصار اللہ یو کے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب، نائب صدر محمد محمود خان صاحب، نائب صدر شکیل احمد بٹ صاحب، قائد ایثار مکرم عرفان احمد صاحب اور اُن کی پوری ٹیم کا جنھوں نے ہم سب کا بہت خیال رکھا اور اُن تمام کارکنوں کا جنھوں نے ہماری ٹرانسپورٹیشن، ضیافت اور دیگر امور کا خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کو بہترین رنگ میں جزائے خیر عطا کرے آمین

زاوية العرب

آية قرآنية عن البعثة الثانية للإسلام

وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (الجمعة: ٤)

حديث شريف عن فضل التقوى

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي وَسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى، أَبَلَّغْتُ؟ قَالُوا: بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(مسند أحمد, كتاب باقي مسند الأنصار)

من كلام الإمام " فضائل القرآن الكريم "

"إن القرآن الكريم كتاب طاهر جاء إلى العالم في زمن كانت تسوده المفاسدُ العظيمة، وكانت الأخطاء الكثيرة رائجة في المعتقدات والأعمال، وكان الناس كلهم تقريبا متورطين في سوء الأعمال والمعتقدات، وإلى ذلك أشار الله عزوجل في قوله في القرآن الكريم: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم:42)، أي كان الناس كلهم - سواء كانوا من أهل الكتاب أو غيرهم - متورطين في المعتقدات الفاسدة وكان الفساد العظيم يسود العالم. باختصار قد أنزل الله عزوجل في مثل هذا الزمن كتابا كاملا ألا وهو القرآن الكريم لدحض المعتقدات الباطلة ولهدايتنا، وهو يضم الرد على جميع الأديان الباطلة."

(الملفوظات، مجلد 10)

مقاصد روحانية من الجلسات السنوية

"علينا أن نتذكر أنه يتحتم علينا أن ندرك الهدف والروح وراء عقد الجلسات وأن نسعى جاهدين لتحقيق تلك الأهداف حيثما عُقدت الجلسة في العالم ... وقد بيّن المسيح الموعود عليه السلام تلك الأهداف في مناسبات مختلفة في ذكر أهداف الجلسة... ويجب على جميع الأحمديين حيثما كانوا في العالم أن يجعلوا هذه الأهداف نصب أعينهم، لأنه ليس الهدف الحقيقي منها هو الاجتماع لثلاثة أيام فقط، بل يجب أن تحيط هذه الأهداف بحياة الأحمدي المسلم كلها، لذا يتحتم عليهم أن يجعلوها نصب أعينهم دائما. يقول المسيح الموعود عليه السلام أن أحد أهداف الجلسة هو خلقُ الزهد والتقوى. وهذا ليس بشيء مؤقت بل هي حالة تبقى مع صاحبها دائما. ثم يجب أن يُنشئ الاشتراك في الجلسة إدراكا حقيقيا لخشية الله في المشتركين، وهذا أيضا شيء دائم. ليس المراد من الخشية كما يفزع المرء من شيء بل كما يخشى الانسان من سخط حبيبه. ثم يجب أن يخلق الاشتراكُ في الجلسة وبقاءُ المرء في جوّ روحاني اللينَ في القلب تجاه الآخرين ويزيد المشترِك حبا تجاه الآخرين ويجب أن تتولد المؤاخاة بين المشتركين لدرجة يغبطهم الناس كلهم عليها. فهذه النماذج وحدها تُبدي تعليم الإسلام الحقيقي للعيان".

(مقتبس من خطبة الجمعة لسيدنا أمير المؤمنين أيده الله تعالى بنصره العزيز، الخليفة الخامس للمسيح الموعود في 2017/2/3)

ليست الخلافة الراشدة الأحمدية معجزةً عاديةً

"هذا النظام الروحاني الكامل والعظيم الذي مُنِحَتهُ الدنيا بالخلافة الأحمدية الراشدة ليس معجزةً عاديةً. لم يزل المسلمون في انحطاط تلو انحطاطٍ حتى القرن الثالث عشر، ولم تزل صورة الإسلام تسوء في أعين الأغيار طيلة ثلاثة عشر قرنًا. ولولا العماد القوي للقوة القدسية الأبدية لمحمد ﷺ، ولولا وعدٌ بنصر الله الأبدي لتحولت هذه الأمة إلى قصةٍ تروى وعبرة لمن يعتبر، ولحُرِمَت الدنيا من ماء الحياة هذا إلى الأبد. ولكن كان من المقدر أن يُمنح الاسلام حياةً جديدةً عظيمة في آخر الزمان وأن يوضع أساس غلبته العالمية على الأديان الباطلة بيد المسيح المحمدي، فمبارك هو ذلك الوقت الذي وُضعت فيه اللبنة الأولى لتجديد الاسلام في قرية مجهولة اسمها قاديان. ولا يزال هذا البناء يرتفع منذ ذلك الوقت، وأُعطيَ المسلمون نظام الخلافة الذي كان كالروح لتقوية الاسلام وتمكينه، وتباركت به الأقوام في أرجاء الأرض. فيا مسلمي العالم، إن الأحمدية تنتظركم، فمتى ستنضمون إليها لاحياء دين محمد ﷺ، وتحظون بلذة التضحيات التي خُص بها خدام الأحمدية اليوم؟ إن الأحمدية بانتظاركم لأن انضمامكم إليها سيقوي الاسلام، وإن بحر الاسلام الذي هو متوزع اليوم في اليابسة قطرة قطرة، سيجتمع ويتحول إلى محيط لا شاطئ له. قال تعالى:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
(آل عمران:111)

إن أي نظام روحاني، مهما كان متكاملا ونافعًا للناس، لا يمكن أن يستمر بنجاح حتى يُروى بدماء التضحيات. وإن نظام الاسلام الأكمل في عهد النبي ﷺ أيضًا لم يعمل إلا بدماء التضحيات.

(الخدمات التي قدمتها الجماعة للعالم ص 39-41، خطاب حضرة ميرزا طاهر أحمد بمناسبة الجلسة السنوية 1967)

ينبوع التوحيد

(من خطاب لحضرة مزرا بشير الدين محمود أحمد رضى الله تعالى عنه، الخليفة الثاني للمسيح الموعود، في الجلسة السنوية عام 1906م)

نشر الاسلام في أوروبا:

والآن ستتوجه البلاد المسيحية إلى الإسلام تلقائيا. وأوروبا التي هي بؤرة المسيحية اليوم ستكون مركز الإسلام. لقد نشأت في المسيحيين أفكارا ضد الشرك بصورة عفوية لدرجة ينكر كثير منهم ألوهية عيسى عليه السلام. وهناك البعض الذين يقولون بأن عيسى عليه السلام كان ولد الزنا والعياذ بالله. فالزمن يهجر الشرك تلقائيا، وقرب أن يُظهر الله تعالى جلاله.

إن الجماعة الاسلامية الأحمدية التي هي محل إنعامات الله ضعيفة جدا حاليا، وسيأتي عليها يوم تنتشر فيه في العالم كله. لقد قال الله تعالى لامامنا ووعده أن الملوك سيتبركون بثيابك. أما الضعف الحالي فبسبب ضعفنا نحن. والآن نحن كيتيم خذله العالم كله. فاليتيم مَن مات والده فقط ولكننا قطعنا علاقتنا مع العالم كله. فإن كنتم تريدون التقدم فادعوا الله تعالى مجتمعين لأن الله تعالى يحب الوحدة لأنه الواحد الأحد بنفسه. فاذا كان صوت يتيم واحد يهزّ العرش العظيم أفلن يؤثر صوت أربع مائة ألف يتيم؟ أزيلوا الشرك تستوي أموركم كلها. والآن أبين لكم إجمالا مضمون الآيات التي استهللت بها خطابي وهي آيات من سورة لقمان.

تفسير لطيف لآيات من سورة لقمان:

يقول الله تعالى: وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (لقمان: 31) يبين الله تعالى هنا أنه وهب لقمان الحكمة مع أن الدنيا تحسب لقمان حكيما سلفا. الناس في العالم نوعان، الأول: الذين تحسبهم الدنيا عقلاء وحكماء ولكنهم أذلاء عند الله، والنوع الثاني: هم أناس تحسبهم الدنيا عقلاء وحكماء ويعُدّهم الله أيضا كذلك. فهنا يقول الله تعالى بأن لقمان لا تعُده الدنيا فقط عاقلا بل أعطيتُه أنا أيضا الحكمة وأعُدّه حكيما. والآن يجب أن نرى أيّ شخص أحق بأن يُتّبع في العالم؟ ذلك الذي هو عاقل. أما من كان سفيها وجاهلا تماما فلا يستحق أن يُتَّبع.

بيان نتائج الكفر والشرك:

يقول الله تعالى هنا بأن لقمان كان إنسانا حكيما بحسب رأي الناس الماديين وبحسب إيمان أتباع الدين أيضا، فلا شك أن كلام شخص مثله يحمل في طياته أهمية كبيرة ويجب أن يقبله العالم كله لأن صاحبه ذو رأي سديد على أية حال. وما قاله لقمان سيُذكر لاحقا. ثم يقول الله تعالى بأن من مقتضى الحكمة أن يشكر الانسانُ الله تعالى ليُنعم عليه أكثر من ذي قبل، ومن شكر فانما يشكر لنفسه لأن شكر الانسان لا يزيد في ذات الله شيئا ولن تزداد صفاته تعالى ولا قوته بل ستعود فائدة الشكر على الشاكر فقط. فلو كفر الانسان على الرغم من كل ذلك فلن يعبأ به الله تعالى قط. هل يُنقص كفره من ذات الله شيئا؟ بل الكافر هو الذي سيخسر ويضر بنفسه. فانظروا إلى الذين شكروا منذ زمن آدم فهم الذين نالوا النمو والازدهار وأما الذين كفروا فقد أُبيدوا دائما. لقد شكر نوح ولوط عليهما السلام فنالا الرقي والقبول عند الله أما أقوامهما فقد كفروا فأُهلكوا. لقد وعد الله تعالى نوحا عليه السلام عند العذاب أنه سينقذ أصحاب العلاقة به وحين هاج الطوفان أوشك ابنه على الغرق. فنادى نوح أن هذا ابني. فقيل له: اسكتْ، هذا ليس من أهلك، فاذا كان من أهلك لكان معك ولآمن بي. فما دمتَ قد أنشأتَ علاقة خالصة بي وتحاشيت الشرك كليا فالذين يحبونني هم فقط أصحاب العلاقة معك.

حقيقة الأحمدية:

فيا أيتها الأمة الأحمدية، ليست الله علاقة قرابة معنا، فاجتنبوا الشرك واعبدوه ليكون الله وليا لكم. انظروا أن الله تعالى لم يبالِ حتى بابن نوح عليه السلام، فمن الغباوة أن يفرح المرء على مجرد انتمائه إلى الأحمدية، بل يجب أن تكسبوا أعمالا لتستحقوا أن تكونوا أحمديين. كذلك انظروا إلى ما آلت إليه حالة قرية لوط بسبب كفرها، ولكن لوطا عليه السلام نجا لأنه كان عبدا شكورا. وقد حدث مع زوجة لوط مثل ما سبق ذكره لأنها كانت من الكافرين. ثم يقول الله تعالى: وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ، هنا أورد

الله تعالى كلام لقمان بأن ذلك الحكيم قال لابنه -وكان من المفروض أن يقول له قولا حسنا- لم يقل بصورة عادية بل قال ناصحا له لتكون حياته المستقبلية حسنة فقال: يا بني لا تشرك بالله إن الشرك لظلم عظيم. أي كم هو ظلم عظيم أن نشرك بالله غيره الذي يمن علينا أصناف المنن وهو قادر على أن ينفعنا أو يضرنا.

يجب أن يكون معروفا هنا أنه ليس المراد من اجتناب الشرك أن يقول المرء بلسانه: "لا إله إلا الله" فيتطهّر. بل يقول لقمان عليه السلام أن أنقِذ نفسك من كل نوع من الشرك، سواء أكان جليا أم خفيا. ثم يقول: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ... هنا لم يُذكر سبب شكر الوالد ولكنه واضح أنه هو الذي يتولى أمر التربية عندما تواجه الأم صعوبة، وعندما يولد الطفل يعتني به أيضا.

ثم هناك أمر آخر أيضا في قوله تعالى: "اشكُر لي"، ولكن لم يذكر السبب لماذا يشكر الانسان الله تعالى. الحق أن الله تعالى أودع في قلب الوالدين حب الولد بعد ولادته بشدة متناهية لدرجة لو لم يفعل ذلك لما حيَّ الولد ولا يوما واحدا. ثم يتدفق الحليب في ثديَي الأم فور ولادته كذلك يوجد له الهواء والماء وغيرهما. ثم يقول الله تعالى: "إلي المصير" فان لم تفعلوا ذلك لواجهتم العقوبة على ذلك. ثم يقول تعالى: وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ. هنا يقول الله تعالى بأن الوالدين اللذين فُرض عليك طاعتهما، وهناك تهديد بالعذاب على عدم طاعتهما؛ إن أمراك أن تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما، ولكن مع ذلك عليك أن تطيعهما في الدنيا، وكذلك أطِع مَن يخضع أمامي ... هنا يوصي الله تعالى بشدة أن عليكم ألا تبالوا بالوالدين أيضا في هذا الأمر ولا تشركوا بي شيئا. عندما يحدث الانفصال بينكم وبين والديكم تبقون كالأيتام ولكن الله تعالى لا يريد أن يحمل نير منّة أحد. ثم يقول الله تعالى بأنه كما فعل مع والديكم منذ لحظة ولادتكم أي ألقى الحب في قلوبهما كذلك سيلقي حبكم في قلب رسوله أو مبعوث منه بل أكثر من الحب في قلب والديكم لأن ما يأخذه الله تعالى يعيده بأكثر منه. فيقول تعالى: وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ أي اتّبعوا رسولي واحسبوه بمنزلة والديكم. ثم ورد قول لقمان: يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ... هنا أيضا يخبر لقمانُ ابنَه أن الله تعالى يعلم كل صغيرة وكبيرة لذا عليك أن تجتنب الشرك كليا حتى لا يبقى منه مثقال ذرة أيضا.

ثم يقول: يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ... هنا يقول لقمان لابنه أن اجتناب السيئة وحده ليس بأمر جبار بل كسب الحسنة بعد اجتناب السيئة هو الكمال الحقيقي. فيقول: عليك أن تقيم الصلاة بعد ترك الشرك. أي حسّن عباداتك حتى يكون كلامك وسمعك وأكلك وشربك لوجه الله تعالى فتكون النتيجة أنك تكون مأمورا من الله وسيصبح شغلك الشاغل هو أمر الناس بالمعروف ونهيهم عن المنكر. عندها يصبح الناس أعداء لك كما جرت السنة ويؤذونك لأن هذا ما يحدث مع أنبياء الله في البداية، فاصبر على ذلك لأنه من عزم الأمور. ثم يقول: وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ... هنا يقول لقمان: عندما تصبر سيرجع الناس إليك بعد مدة لأنك عندما تنفصل عن الناس لوجه الله ويعاديك الناس فسيوجه الله تعالى الخلائق إليك في نهاية المطاف. وفي هذه الحالة يمكن أن تعاملهم بسوء الخلق، ولكن يجب ألا تفعل ذلك بل يجب أن تمشي مشية لا شائبة كبر فيها لأن الله تعالى لا يحب الكبر. وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ... هنا أيضا يقول الله تعالى بأنك عندما تؤمَر كالأنبياء ويأتيك الناس من أماكن نائية فلو دخلت بيتك معرضا عنهم فكم سيصابون بصدمة كبيرة فيقولون بأننا جئنا لزيارته وهو هرب إلى بيته واختفى. أو إذا أتى أحد من بعيد ليسمع شيئا من كلامك فلو تكلمت معه بغلظة لاستاء من ذلك لأن صوت الحمير يكون عاليا ولكنه أنكر الأصوات كلها.

ففي هذه الآيات يقول لقمان لابنه: أولا يجب أن تهجر الشرك وأقم العبادة تاركا الذنوب. فعندما تترك الذنوب وتكسب الحسنات تكون من أصفياء الله تعالى. فانظروا كيف يتبين من كلام الله تعالى أن الشرك وحده هو أصل السيئات كلها".

(ينبوع التوحيد، خطاب في الجلسة السنوية عام 1906م، ألقاه الصاحبزادة مرزا بشير الدين محمود أحمد)

من صور تحقق إلهام تلقاه لمسيح الموعود عليه السلام

(معتز القزق، أستاذ الجامعة الأحمدية -كندا)

كل يوم يطلع يُظهر آثارا جديدة لتحقق الالهام الذي تلقاه سيدنا المسيح الموعود عليه السلام:

"سأبلّغ دعوتك إلى أقصى أطراف الأرضين"

. ومن هذه الآثار أن أنزل الله بركته على الجماعة فحدثت أول بيعة عالمية في تاريخ الجماعة في 1993/7/31م. خلال أيام الجلسة السنوية للجماعة في بريطانيا، حيث أخذ سيدنا الخليفة الرابع رحمه الله البيعة في مكان الجلسة التي عُقدت في مركز "إسلام آباد" في بريطانيا، وقد بُثت إجراءات البيعة مباشرةً بواسطة القناة الفضائية، وبايع كل من لم يستطيع الحضور في الجلسة من أنحاء العالم حيث شاهدوا وسمعوا الخليفة الوقت من خلال أجهزة الاتصال المختلفة.

وبفضل الله تعالى بدأت الفضائية الاسلامية الأحمدية بث برامجها رسميا وبشكل منتظم في 1994/1/7م حيث كان البث في آسيا وأفريقيا 21 ساعةً يوميًا، وثلاث ساعات في أوروبا.

في 1989/3/24م بُثت خطبة الجمعة التي ألقاها الخليفة الرابع رحمه الله بثًّا مباشرا أول مرة بواسطة الهاتف، ثم تطور هذا النظام واستطاعت الجماعة بفضل من اللّٰه أن تبثّ خطبة الخليفة ليوم الجمعة بالقمر الصناعي أول مرة في 1992/1/31م؛ فسُمعتْ وشُوهدتْ هذه الخطبة في أوروبا عبر قناة تلفزيونية، ثم أكرم الله جماعته وتمكنتْ في 1992/8/21م من بثّ خطبة الجمعة مباشرة، وكذلك بثّ شتى البرامج العلمية والتربوية والتبشيرية والأفلام الوثائقية، وتطور هذا الأمر في زمن الخليفة الخامس أيده الله بنصره العزيز بانشاء قنوات إم تي إيه المختلفة التي تبث على مدار أربع وعشرين ساعة يوميا.